Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۶) | مطبوعہ ۱۱- نومبر ۱۹۰۴ء بروز جمعہ | جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

۳۱ اکتوبر لنڈن - ریوٹر کا نامہ نگار چیفو سے خبر دیتا ہے کہ پورٹ آرتھر کے اوپر ایک عام حملہ ہوا- جاپانیوں نے دو قلعات لے لئے جنکی خبر ہمکو اتوار کو تمام دن جنگ ہوتی رہی ۳ نومبر لنڈن - سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲ ماہ گذشتہ کو پورٹ آرتھر پر ایک سخت گولہ باری شروع ہوئی اور ۲۹ تک برابر ترقی پر رہی خاص خاص قلعوں کو بڑی نقصان پہنچا- ۴ اکتوبر سے پہلے کے ہفتہ میں کل ہند کے درمیان سولہ ہزار چار سو اکانوے موتیں طاعون سے ہوئیں اور اس سے پہلے ہفتہ تیرہ ہزار چھ سو تیئیس اموات وقوع میں آئی تھیں ۳ اکتوبر کو بنارس میں دو تین بجے رات کے درمیانی عرصہ میں آگ لگ گئی اور تیس پینتیس دکانیں معہ اسباب جلکر خاک سیاہ ہو گئیں- دو کاندار سوتے تھے ہیں- دیا سلائی سے آناً فاناً آگ لگ گئی تھی۔ معاملات انگلستان و روس - یہ بات قرار دی گئی ہے کہ پہلے تمام واقعات کی بے رعایت چھان بین کرکے تحقیقات کی جاوے - اور تحقیقات بجائے ایک کے تین مقام پر ایک ہی وقت میں کی جاوے گی- ایک تحقیقات خاص برٹش حکام تجارت کی ہوگی دوسری تحقیقات خاص روسی افسران بحری کی معرفت کی جاویگی- اور تیسری تحقیقات عالمگیر پنچایت کی مصالحت سے کی جاویگی جس زور سے برٹش گورنمنٹ اپنے ٹرالروں کے بیانات کو صحیح خیال کرتی ہے اُسی زور سے روسی گورنمنٹ بھی اپنے بیڑے کے تمام افسران کے بیانات کو صحیح اور سنجیدہ سمجھتی ہے- سو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں سمجھتی ہے کہ واقعی جاپانیوں کی طرف سے کوئی شرارت کی گئی ہو اور جاپانی ٹارپیڈو بوٹ نے انگریزی ٹرالر والوں کو اکسایا ہوا!! سرسری طور پر قرار دینا کہ آیا روس جھوٹ کہتا ہے یا انگریزی خیال صحیح ہے- اس کے تصفیہ کے دو ہی طریق مقابل کے زمانہ روا ؤں میں ممکن ہیں- اول طریق زیادہ وحشیانہ اور تبھی ہے وہ جنگ ہے دوسرا طریقہ پنچایتی مصالحت ہے اور اب جبکہ دونوں طاقتیں پنچایتی فیصلے پر رضامند ہیں- جنگ کا خوف واجبی طور پر ہٹ گیا ہے- اس سے زیادہ بُردباری برٹش گورنمنٹ کی پائی جاتی ہے جو کہ اس کی شان کے شایاں ہے- تمام مغربی دُنیا کے مصالحت پسند اہل الرائے نہایت خوش ہیں اور آپس میں مبارکباد کہتے ہیں کہ پنچایتی فیصلے کا اصول ایسے نازک موقعہ پر آڑے آیا- کنسرویٹو پارٹی کے انگریزی اخبار اسپر خوش نہیں ہیں وہ روسیوں کی بدباطنی کے پہلے سے قائل ہیں اور خیال کرتے ہیں مصالحت کی تجویز سے التوا پڑنا لازم ہے- اس خیال سے وہ سمجھتے ہیں کہ روس بازی لے گیا ہے- تحقیقات میں خدا جانے کتنے دن لگیں گے اُس وقت تک اُس کا جوش کم ہوگا وہ نڈر ہے لیکن برٹش گورنمنٹ سے اس قسم کی امید رکھنا فضول ہے کنسرویٹو اخبارات اس امر خاص میں بیشک متعصب ہیں- اگر ان کی مانیں تو چاہئے کہ ابھی روسی گورنمنٹ کو الٹی میٹم بھیجیں اور اس کے بعد بھی نہ مانے تو حملہ کرکے اُسکے بیڑے کو صفحۂ ہستی سے اڑا دیا جائے- اور اس کے بعد پنچایتی فیصلے کی تجویز پیش کرنی چاہئے!! ایسی حالت میں برٹش گورنمنٹ کا فرض کتنا نازک ہے اسکو قیاس کر سکتے ہیں- خیال کیا جاتا ہے کہ تجارتی تحقیقات اس واردات کی غالباً خاص ہل میں کیجاویگی جو کہ برٹش بندرگاہ ہے اور بحیرۂ شمال کے ٹرالروں کی جائے پناہ ہے- روسی بحری حکام کی طرف سے جو تحقیقات شروع کی گئی ہے وہ خاص ویگو میں ہے جو کہ ہسپانیہ کا بندر ہے اور روسی بیڑے کے رستے میں پڑتا ہے- اسی مقام ویگو پر پہلے تو یہ خبر تھی کہ روسی بیڑہ بھی روکا جاویگا اور اُس کو آگے بڑھنے کی اجازت نہ ہوگی جبتک کہ تحقیقات کا فیصلہ ظاہر نہیں کیا جاویگا- لیکن اس کے بعد معلوم ہوا کہ سارا روسی بیڑہ نہیں روکا جاویگا بلکہ اُس کا ایک حصہ روکا جاویگا- اسکا رکنا کچھ عجب نہیں جبکہ اسی مقام پر روسی بحری افسران اس واردات کی بجائے خود تحقیقات کرینگے- اگر ہل کی اور ویگو کی مختلف تحقیقاتوں کا نتیجہ متفق ہوگا تب پنچایتی کمیٹی کا کام بہت آسان ہوگا- اور فیصلہ بھی خاطر خواہ ہوگا- لیکن اگر روسی تحقیقات کا نتیجہ خلاف ہوگا- اگر اس میں ٹارپیڈو جاپانی کا شبہ صحیح قرار دیا جاویگا- تب بیشک پنچایتی کمیٹی کا فرض ہوگا کہ دونوں میں کون صحیح اور کون غلطی پر ہے اسکا فیصلہ کیا جاوے اور فیصلہ طرفین کو بسر و چشم قبول کرنا پڑیگا- پنچایتی مصالحت کی آزادانہ تحقیقات سے پہلے خبر تھی کہ ہیگ کے صدر مقام پر کیجاویگی لیکن اب تازہ ترخبر سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً اس کا اجلاس شہر پیرس میں کیا جاویگا- لیکن ابتک ظاہر نہیں کیا گیا ہے کہ اس کمیٹی تحقیقات کے ممبران کون ہونگے- اس کی بابت پبلک کا اشتیاق بہت ترقی پر پایا جاتا ہے + اسی کے ساتھ ایک اور خبر موصول ہوئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے دو چیدہ افسر تعینات فرمائے وہ بخوبی تحقیقات کرکے معلوم کرینگے کہ روسی بیڑے کی کرتوت بالا سے ٹرالر والوں کا کتنا نقصان

ایڈیٹوریل نوٹس

وفات حسرت آیات

پادری جے۔ بی۔ ڈیلس صاحب ساکن لودیانہ ۱۸ تاریخ کی رات کے قریب نو بجے اِس جہان فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی میں اپنے آسمانی باپ کی گود میں ہمیشہ کے آرام کے لئے جا بیٹھے ہیں۔ آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف جمیلہ ہر ایک کو یاد رہینگے۔ آپ نہایت نیک نہاد اور خلیق اور ایماندار اور ہر ایک سے محبت کرنیوالے۔ ہر ایک کے خیرخواہ۔ اور خداوند کے کام میں سرگرم تھے آپکا روحانی اور اخلاقی اثر یہاں کے مسیحیوں پر بڑا بھاری تھا۔ ہر ایک شخص بہ تعظیم و اطاعت آپ کے روبرو دست بستہ اور سر نہاد ہو جاتا تھا۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انکے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ امید واثق ہے کہ کوئی بھائی جو اُن سے بخوبی آگاہ ہے انکا مفصل حال آیندہ پرچے میں ہدیہ ناظرین کریگا۔ انکا جنازہ ۱۹ تاریخ کو بڑے تزک و شان سے اُٹھایا گیا۔

خلعتِ آریہ پر ریویو

یہہ ایک ۴۴ صفحہ کا رسالہ پادری ڈی۔ ولسن صاحب شاہجہانپور کی طبع کا نتیجہ ہے۔ یہہ رسالہ آریاؤں کے عقاید کی تحقیق اور تدقیق پر ہے اور ایک تمہید اور ایک مقدمہ اور ایک باب پر مشتمل ہوتا ہے۔ مقدمہ کتاب میں آریاؤں کی دلائل بر ہستی جناب باری مباحثہ ہے۔ اور مسئلہ تناسخ اور قدامت عالم و مادہ و روح اور نجات ابدی اور میعادی اخلاق۔ اور اِس امر پر بحث عقلی و نقلی کی ہے کہ طرز عبادت آریہ حفظ صحت کو مضر ہے۔ باب اول میں گائتری پر جرح و قدح کی ہے۔ آریہ اور ناودیہ کا اختلاف دکھلایا ہے۔ دیانندجی کی سوانح عمری کا ایک مختصر بیان ہے۔ خدا کے سچا نند ہونے پر بحث ہے۔ اور نیوگ کے مسئلہ کا خوب خاکہ اڑایا ہے۔ ان تمام امور کو پادری صاحب نے بڑی عمدہ دلایل سے بے فائدہ اور لایعنی اور بعید از الہام ربانی ثابت کیا ہے۔ ایک بات جو زیادہ قابل غور ہے وہ یہہ ہے کہ دیانندجی اور اُن کے پیروان کو اور وید کے بیان کو اکثر مسائل میں باہم متباین اُنکی اپنی ہی زبان سے واضح کیا ہے۔ عقلی دلائل سے اُن کے تمام مسائل کا رد کیا ہے اور اُن کے سوال سے ہی اُنکو جواب دیا گیا ہے۔ یہہ رسالہ ہر ایک منادی کی جیب میں ہونا چاہئیے تاکہ جس وقت ضرورت ہو اسیوقت اگر حافظہ کام نہ دے تو فوراً اِس سے مقام اور اعتراض اور جواب نکالکر پیش کرے اِسکی ایک خوبی یہہ ہے کہ یہہ رسالہ مختصر مگر عمدہ مدلل ہے مصنف کے پاس سے ۳ر قیمت پر مل سکتا ہے

ہند میں مسکرات کی ترقی

ہند میں مسکرات کی دوکانیں ۱۹۰۱-۲ء میں ۹۰۹۱ تھیں مگر ۱۹۰۲-۳ء میں ۹۹۴۹۰ ہو گئیں۔ تمام مسکرات کا جو ہند میں خرچ ہوا محصول ۱۹۰۲-۳ء میں ۴۷۴۱۰۰ پونڈ تھا یعنی ۱۹۰۰-۱ء کی بہ نسبت ۵۰۲۰۰۰ پونڈ زیادہ ہے۔ بنگال اور صوبجات متوسط میں دوکانوں کی زیادہ کثرت ہے۔ صرف بنگال میں ۹۲۴ دوکانیں شراب کی ہیں جنکی آمدنی محصول ۱۹۰۲-۳ء میں ۹۵۵۹۵۸ پونڈ تھی ۱۹۰۲-۳ء میں ۸۲۶۰۰۱ پونڈ ہو گئی۔ صوبجات متوسط میں دوکانوں کی تعداد ۵۰۰۵ تک بڑھ گئی اور محصولات ۶۹۸۰۱۲ پونڈ سے ۱۴۶۸۵۶ پونڈ تک پہنچ گئی۔ پنجاب کی رپورٹ سے بھی مسکرات فروش میں اضافہ ہی نظر آتا ہے۔ ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ جسقدر ٹیمپرنس ایسوسی ایشن کے جلسے اور کمیٹیاں زیادہ ہوتی جاتی ہیں اسیقدر اِس کے مقابل میں نشی اشیا کی ترقی بھی ہوتی جاتی ہے۔ ٹیمپرنس ایسوسی ایشنوں کو مناسب ہے کہ زیادہ سرگرمی سے کام کرے اور سرکار کو بھی میموریل بھیجے جیسا کہ اکثر جلسوں کی طرف سے کیا بھی گیا ہے۔ مگر زیادہ تر اپنے اپنے شرکاء پر اپنے کلام اور عمل اور نمونے سے تعلیم و تربیت کریں ؛

ہندوستانی مسیحی فوج میں

غالباً ہمنے کسی گذشتہ پرچہ میں خبر دی تھی کہ جناب کپتان این۔ ایم۔ ایس۔ اسٹیونس صاحب نے خط و کتابت کی تھی کہ مدراس کی بارہ پلٹنوں میں سے ہر ایک میں ایک ایک کمپنی تامل مسیحیوں کی ہو۔ یہہ نہایت خوشی اور سرکار انگلشیہ کی مہربانی کی شکرگذاری کا موقع ہے کہ انہوں نے اِس تجویز کو مقبول فرماکر اسپر اب عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اگرچہ ہند کی افواج میں مسیحی بکثرت موجود ہیں مگر ہم اِس خاص انتظام اور حکم کا شکریہ نہایت ہی شکرگذار اور خوش ہیں اور امید کرتے ہیں کہ کپتان صاحب موصوف اور تامل اضلاع کے مشنری صاحبان کی جدوجہد اور مدد سے ہند کے مسیحیوں کی نمک حلال اور وفادار اور جاں نثار فوج سرکار دولتمدار کے زیر سایہ ہمیشہ تک قائم رہیگی اور اسکو خداوند کی خدمت جانکر بڑے شوق ہی سے انجام کو پہنچاویگی۔ یہہ بھی سنا جاتا ہے کہ بعض مشنری صاحبان نے امداد دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ مگر ساتھ ہی یہہ ایک افسوسناک خبر سنی جاتی ہے کہ اُن کے درمیان ابھی تک کوئی دینی خدمت کرنے کا انتظام نہیں ہوا ہے۔ امید واثق ہے کہ جس مہربان نے اِس قدر احسان کیا ہے وہ اِس ضرورت کو بھی حتی الوسع جلدی رفع فرما دینگے ضرور انکا آیندہ پرچوں میں ذکر کرینگے

کوئٹہ میں ایک کتب خانہ اور ایک عجائب گھر ۵۵ ہزار کی لاگت سے تیار کیا جائیگا۔ اور سرداروں کی رہائش کے لئے دس ہزار کی لاگت سے ایک بورڈنگ بھی بنایا جائیگا ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی یکم اپریل سے ۱۰ اکتوبر تک پچھلے سال ۲۶۹۶۲۴۷۵ روپیہ تھی ؛



مضامین

جاپان کی خانگی زندگی

جائے رہائش حیثیت اور دولت کے مطابق جاپانیوں کے مکانات قیمت اور طرز تعمیر اور آرائش کے اعتبار سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اکثر غریب لوگ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں جو راہ کے کنارے یا شہر کے نہایت گنجان گلیوں میں ہیں۔ مگر امیروں کے محل علیحدہ اونچی دیواروں اور ان سے بھی اونچی باڑوں سے محصور باغوں میں ہوتے ہیں۔ غریبوں کے گھر محض چوبی ستونوں پر چھپر ڈالکر بنائے ہوتے ہیں۔ مگر امیروں کے محلوں میں بہت سے خوبصورت کمرے ہوتے ہیں۔ غریبوں اور امیروں کے مکانات کے درمیان بیشمار درجے ہیں اور انہیں طرز عمارت اور آرام کے سامان کی عام خصوصیتیں ایسی ہیں کہ اہل امریکہ بھی جو وہاں سیر کو جاتے ہیں انکو پسند کرتے ہیں۔ اکثر مکانات صرف یکمنزلہ ہوتے ہیں مگر دو منزلے مکانات بھی نظر آتے ہیں اور بعض اوقات سہ منزلہ بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ ان سے دور کے خوبصورت نظارے خوب نظر آویں ؛

محل اور جھونپڑی دونوں کی بنیادیں نہیں ہوتی جیسے کہ گھروں کی ہوتی ہیں مگر ان پر بھاری بھاری چھپر یا کھپریل یا تختے رکھے جاتے ہیں اور انکو اس طرح سے تعمیر کرتے ہیں کہ زلزلے کے وقت کسی قدر جنبش کر سکیں۔ باہر کی دیواروں کو ایک قسم کی سفید مٹی سے لیپتے ہیں یا زیادہ چوڑے چوڑے تختوں کی بنائی جاتی ہیں۔ دریچے نیچے اور فراخ ہوتے ہیں اور حفاظت کے لئے انہیں لکڑی کے مضبوط جنگلے لگائے جاتے ہیں۔ اور بیرونی دروازے بھی اسی نمط کے ہوتے ہیں جن دروازوں میں ایسے تنگ چور دروازے ہوتے ہیں کہ انہیں بہت ہی جھک کر جانا پڑتا ہے ؛

مکانات کے اندرونی حصص مکان کی اندرونی دیواریں عموماً بہت سے دروازے یا پردے چھ فیٹ طول اور تین فیٹ عرض کے لگتے رہتے ہیں۔ جنکو ادھر ادھر سرکا بھی سکتے ہیں اور جب چاہیں تو انکو علیحدہ بھی کر سکتے ہیں۔ یہہ دروازے لکڑی کی پتلی پتلی تختیوں سے بنے ہوئے ہوتے ہیں جنپر ایک قسم کا باریک اور شفاف کاغذ لگا ہوا ہوتا ہے۔ بعض دروازوں کے ہر دو طرف بھی کاغذ لگا دیتے ہیں۔

جاپانیوں کے سب سے عمدہ کمرے پیچھے کیطرف ہوتے ہیں اور انہیں کوئی دیوار نہیں ہوتی مگر وہ تختے ہوتے ہیں جنپر کاغذ مڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور جنکو لوگ اپنی مرضی کے مطابق ادھر ادھر بھی کر سکتے ہیں۔ مگر ان کے باہر برآمدے بھی ضرور ہوتے ہیں جن کا عرض ۲ یا ۳ سے ۵ فیٹ تک ہوا کرتا ہے۔ برآمدے بھی پھولوں وغیرہ سے خوب آراستہ ہوتے ہیں۔ اور رات کے وقت یا جب آندھی چلتی ہے تو انہیں لکڑی کے دروازے لگا دیتے ہیں۔ اکثر برآمدے کے آگے عمدہ اور چھوٹا سا باغ ہوتا ہے۔ اہل جاپان باغات کی طرف اکثر توجہ دیا کرتے ہیں اور تھوڑی سی جگہ میں پہاڑ جھیل۔ دریا اور سمندر کے نظارے دکھلا دیتے ہیں۔ اور یہہ نظارہ دور سے اصلی معلوم ہوتا ہے۔ وہ ان باغات کے درمیان نہایت صاف اور شفاف سیپیاں لگا دیتے ہیں جو دور سے مثل پانی کے جھلک مارتی ہیں ؛

جاپانیوں کے گھروں کی لکڑی پر رنگ وغیرہ نہیں چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ مگر عمدہ عمدہ مکانات کے تختوں پر خوب صاف روغن کیا ہوا ہوتا ہے۔ مہمان کی ملاقات کے کمرے کے اس کونے میں جو ڈیوڑھی سے بہت دور ہوتا ہے کسی قدر اونچا ایک طاق بنا ہوا ہوتا ہے۔ اسکی ہر دو طرف خوبصورت ستون اور اس کا گچ نہایت چکنا اور صاف ہوتا ہے۔ اس طاق میں ایک پرانی تصویر اور موقع کے مطابق خوبصورت پھول ایک گلدان میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کمرے کی صرف اسیقدر زیبایش اور آراستگی ہوتی ہے۔ سوائے باورچی خانہ کے کل کمروں کا فرش پتلے پتلے تختوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اور اسپر موٹے ناگرموتھے کی چٹائی چھ فیٹ طولانی اور تین فیٹ عرضکی بچھی ہوتی ہے۔ اس قسم کی چٹائی امریکہ میں بھی استعمال کیجاتی ہے۔ اسکو تتامی کہتے ہیں۔ اسی پر وہ لوگ بیٹھتے اور سوتے ہیں نرم نرم گدیاں انکی کرسی کا کام دیتی ہیں۔ اور موٹی اور آرام کی رضائی بچھانے اور اوڑھنے کے لئے ہوتی ہیں۔ ان نرم نرم اور راحت افزا رضائیوں میں روئی بھری ہوئی ہوتی ہیں اور انکے دونوں پرت یعنے ابرے سوتی یا ریشمی کپڑوں کے حسب توفیق مالک مکان بنے ہوئے ہوتے ہیں ؛

جاپانی لوگ اس سبب سے کہ فرش پر بیٹھنے کے عادی ہوتے ہیں اس لئے انکی میزیں صرف ایک فٹ یا اس سے بھی کم اونچی ہوتی ہیں۔ مغربی گھروں کے دستور کے موافق ان لوگوں کے گھروں میں کھانے کی میز جیسی کوئی شے نہیں ہوتی۔ بعض اوقات چار مربع فیٹ عرض کی میز استعمال کیجاتی ہے۔ لیکن کھانا اکثر بڑے بڑے پیالوں اور چینی کے برتنوں میں ہر ایک کے الگ الگ لایا جاتا ہے جو کسیقدر اونچے خانوں میں سجا کر بھیجا جاتا ہے۔ اور ایک قسم کی لکڑی کی سینخوں سے وہ کھانا کھایا کرتے ہیں ؛

کوریا میں بادشاہ کے سوا اور کوئی شخص بکرے نہیں پال سکتا۔ سرخ رنگ کا چمکدار لباس نہیں پہن سکتا۔ اپنے مکان میں گول ستون نہیں لگا سکتا۔ ملکہ کی کنیزوں کو جن کی تعداد کوئی سو کے قریب ہے۔ نہیں دیکھ سکتا اور اپنے مکان کے باہر تین سے زیادہ سیڑھیاں نہیں بنوا سکتا ؛

عزت بے مثال

"جو کوئی تعریف کرتا ہو وہ میرا جلال ظاہر کرتا ہے"

اس روز مسٹر سنگھ کے گھر میں جلسہ ہونے والا تھا اور یہ کوئی عام موقعہ نہ تھا کیونکہ یہ انکا سالانہ جلسہ تھا اور اُن میں اکثر ایسے تھے جو گذشتہ مہینوں کو یاد کر کے خدا کی تمام برکات و عنایات کے لئے جو انہوں نے حاصل کی تھیں اُس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے۔

شیورانی کے چہرہ پر نہایت خوشی اور بشاشت نمایاں تھی۔ کیونکہ گذشتہ اتوار کو وہ اپنے ایمان کا علانیہ اقرار کر کے مسیح کی کلیسیا میں شامل ہو چکی تھی۔ اور نہ صرف شیورانی ہی شکرگذار تھی بلکہ وہ تمام جنہوں نے دیکھا کہ خدا کس طرح اُسے تاریکی سے نکالکر اپنی عجیب روشنی میں لایا نہایت خوش تھے اور اُن کے دل خدا کی شکرگذاری سے پُر تھے علاوہ بریں انہوں نے خیال کیا کہ شیورانی اس بات کا ثبوت ہے کہ اپنے بڑے بڑے مطالب اور مقاصد کے پورا کرنے میں اُن لوگوں کو استعمال کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے جو اپنے تئیں بخوشی تمام پورے طور سے اس کے حوالے کر دیتے ہیں۔

یہ شکرگذاری صرف اُنہی کے لئے نہ تھی جو ہندو دھرم سے دست بردار ہو کر مسیحی دین میں شامل ہوئے وہاں ایسے بھی موجود تھے جنہوں نے یہ گواہی دی کہ صرف مسیحی کہلانے ہی سے ہم نے اُس سے تعلق پیدا کیا اور اُس چشمۂ حیات سے ہمارا رشتہ قائم ہوا۔ بعض نے یہ گواہی دی کہ جتنے دور سے معلوم کیا اور دیکھا کہ جو خدا کے نزدیک رہتے اور اُسکی پوری پیروی کرتے ہیں انکی خوشی کامل ہوتی ہے۔ بعض نے اُس خوشی کا اظہار کیا جو انہوں نے مسیح کی خدمت میں دیکھی اور حاصل کی جس کی خدمت کے لئے وہ پہلے چند خاص اشخاص کو ہی مخصوص خیال کرتے تھے لیکن آخرکار معلوم کیا کہ یہ خدمت انکساب کا اطلاق ہے جو اُس کے نام سے کہلاتے ہیں جو کہ خدمت کرانے کے لئے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لئے آیا۔

ایک شخص نے لفظ "مسیحی" کے متعلق اپنی عجیب و غریب اور نئی دریافت کا ذکر کیا اور کہا کہ "مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اُس نابینے کی مانند تھا جو کہ نہایت خوبصورت باغ میں سے گذر رہا ہو جہاں کہ پھل پھول بکثرت ہوتے ہیں۔ اور نابینا ہونیکی وجہ سے خیال کرتا ہو کہ میں ایک سنسان اور ویران بیابان میں سے گذر رہا ہوں۔ اور پیاس کے مرا جاتا ہو درحالیکہ چاروں طرف آب شیریں کے چشمے ہوں۔ اور بھوک سے جان بلب ہو درحالیکہ ہر طرف میوہ ہائے شیریں بکثرت اُسکی دسترس کے اندر ہوں لیکن اب میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میری آنکھیں کھولی گئی ہیں اور میں دیکھتا اور بخوبی سمجھتا ہوں کہ ہم آسمانی بادشاہ کے فرزند کہلاتے ہیں اور اُسکی تمام دولت و ثروت ہماری ہے۔ اور اگر ہم اب بھی غریب اور نادار رہیں تو اُس کے معزز نام پر بدنامی اور بے عزتی لاتے ہیں"۔

پھر مسٹر سنگھ نے کھڑے ہو کر کہا "میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے میری آنکھیں کھولی ہیں اور اب میں پہلے کی نسبت زیادہ دور تک دیکھتا ہوں یہاں تک کہ جو جلال آیندہ کے لئے ہمارے واسطے تیار کیا جا رہا ہے اُس کا نظارہ بھی مجھے نظر آتا ہے۔ جس حالکہ ہم موجودہ زندگی کی بے بیان برکات میں جو ہمارا خداوند ہمیں دیتا ہے شادمان اور مسرور رہیں تو ہمیں اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے ہمیں اپنے ابدی جلال کے لئے بلایا ہے۔ یعنے ہم بھی اُس کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھینگے۔ بامختصر طور پر یوں کہئے کہ خدا باپ جو کچھ اپنے پیارے بیٹے کو دیگا وہ ہمکو بھی اُس میں شریک اور حصہ دار بنائیگا۔ کیونکہ ہم خدا کے وارث اور یسوع مسیح کے ساتھ میراث میں شامل ہیں۔

اے بھائیو اور بہنو! کاش کہ وہ نور جو خدا کے شہر سے چمکتا ہے ہماری راہ کو بالکل منور کر دے۔ کاش کہ حال کی خوشی اور آیندہ جلال کی اُمید ہمارے لبوں اور ہماری زبانوں سے ایسے نغمات نکالے کہ جو کوئی سُنے وہ بھی اسی راستہ میں ہمارے ساتھ سفر کرنے کے لئے کھنچا جاوے اور ہمارے ساتھ جلال میں شریک ہو۔ ہم اپنے خداوند کی خوشی میں اکیلے داخل ہونے کے لئے ہرگز راضی نہ ہوں بلکہ اُس کے نام کے جلال کے لئے اور ہمکو نفع میں حاصل کرنے کے لئے جسکے بچانے کی خاطر اُس نے اپنا قیمتی خون بہایا ہم اوروں کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جو دانا ہیں وہ فضا کی روشنی کی مانند چمکینگے اور جو اوروں کو راستبازی کی طرف لاتے ہیں ابدالآباد تک آسمان کے ستاروں کی مانند منور ہونگے"۔

سوچنے کا علم

(سلسلہ کے واسطے دیکھو ۹ جولائی کا پرچہ)

محرق وہ شے ہے جو جلنے والی ہو مثلاً طوطیا اور نائیٹرک محرق اشیا ہیں۔ ریشے دار وہ شے ہے جسمیں ریشے یا دھاگے ہوں جیسے درخت کی جڑ ہوتی ہے۔ قابض وہ شے ہے جو ایک دوسرے کو جوڑ دے۔ درخت کی چھال جو چمڑے رنگنے کے کام آتی ہے قابض یا خشک ہوتی ہے۔ اسفنجی وہ شے ہے جو اسفنج کی شکل ہوتی ہے جسمیں بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوں اور جو پانی کو جذب کرنے کے قابل ہو۔ مثلاً ظلالین کا ٹکڑا اسفنجی ہے۔ ملزج وہ شے ہے جو بہ آسانی دوسری صورت میں آجاوے مثلاً اسپنج کا ٹکڑا ملزج ہے۔ متماسک وہ شے ہے جو باہم خوب جوڑی ہوئی ہو جیسے لکڑی کا ٹکڑا جو آسانی سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو سکتا۔ قابل التوسیع وہ شے ہے جو ہتھوڑے کے ساتھ کوٹنے سے بڑھ جاوے۔ مثلاً سونا اور چاندی کوٹنے سے بڑھ جاتے ہیں۔ قابل التقسیم وہ شے ہے جو حصوں میں تقسیم ہو سکے جیسے ایک نارنگی کے حصے ہو جاتے ہیں۔ بچو میں دیکھتا ہوں کہ تم سنتے سنتے تھک گئے ہو اس لئے

صرف ایک اور بات بتلاتا ہوں اور وہ یہہ ہو کہ زائل ہو جانے والی وہ شے ہے جو عارض ہوتی ہے اور جلد غائب ہو جاتی ہے۔ مثلاً باد غائب ہو جانیوالی شے ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ یہہ اور دیگر خواص سوچنا سیکھنے میں بڑے ہی مفید مطلب ہیں۔

"اُمید ہے کہ انہیں سے بہت سی خواص کو میں یاد رکھونگا"۔

"کیا بتی طبعی شے ہے یا مصنوعی؟"

"یہہ تو مصنوعی ہے کیونکہ یہہ ہنر سے بنائی گئی ہے اور طبعی نہیں ہو سکتی ہے"۔

"شاباش چارلس! شاباش! اچھا قلم طبعی ہے یا مصنوعی؟"

"طبعی ہے کیونکہ یہہ راج ہنس پر اُگتی ہے"۔

"پر تو طبعی ہے مگر قلم مصنوعی ہے"۔

"ٹھیک ہے۔ اسیطرح ہے۔ میں یہہ بھول گیا تھا کہ قلم چاقو سے بنتا ہے"۔

"انڈے کا یہہ چھلکا اندر سے کیسا نظر آتا ہے"؟

"محدب۔ نہیں۔ نہیں! میں بھول گیا۔ وہ تو مجوف ہے اسکی بیرونی سطح محدب ہے۔ مجھے اب یاد آیا"۔

"فرض کرو کہ تم ایک پیالہ پانی فرش پر گرا دو اور پیالہ کو توڑ ڈالو تو تم کسطرح اُس پانی کو سکھا سکوگے؟ کیا تم اِس کام کے لئے اُون یا کوئلہ کا ٹکڑا استعمال کروگے"؟

"نہیں کیونکہ وہ اسکو جذب نہ کر سکینگے۔ پانی کو چوسنے کے لئے کوئی اسفنجی شے کی ضرورت ہوگی مثلاً اسفنج یا فلالین یا کپڑے یا کسی منشوف شے کے ٹکڑے کی ضرورت ہوگی"۔

"کیا ہندی ربڑ کا ٹکڑا قابل الانطراق ہے"؟

"نہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ہتھوڑے سے پیٹے جا کر پھیل نہیں سکتا لہذا یہہ قابل الانطراق نہیں ہو سکتا۔ تمنے بتلایا تھا کہ یہہ تو لچکدار یا جست کر جانیوالی شے ہے"۔

مقبول شدہ دعائیں

(سلسلہ کے لئے دیکھو ۱۲ اکتوبر کا پرچہ)

اگر خدا کی کلیسیا میں زندگی کا کوئی اعلیٰ ترہیرق ہوتا تو آسمان کی بادشاہت میں ہزاروں آدمی آجاتے۔ اور ایساہی گذشتہ زمانہ میں تھا۔ جب خدا کے ایماندار لوگ اپنے گناہوں اور بتوں سے کنارہ کش ہوگئے تو خدا کا خوف اُن کے گرد و نواح کے لوگوں پر پڑا۔ ذرا بنی اسرائیل کی تواریخ کا ملاحظہ کرو تو تمکو معلوم ہو جائیگا کہ جب انہوں نے اپنی اجنبی معبودوں کو اپنے سے برطرف کر دیا تو خدا نے انپر نظر عنایت کی اور فضل کا ایک بڑا بھاری عمل ظہور میں آیا۔

آجکل اِس امر کی ضرورت ہے کہ خدا کی کلیسیا میں حقیقی اور عمیق انتعاش واقع ہو۔ مجھے اِس خیال کی طرف بہت کم توجہ ہے کہ خدا ایک ٹھنڈے دل اور ظاہری کلیسیا کے ذریعہ سے لوگوں کو بلاتا ہے۔ خدا کی عدالت بالضرور ہم ہی سے شروع ہونی چاہئے۔ آپ لوگوں پر منکشف ہو کہ جب دانیل نے اپنے اس دعا کا عجیب جواب پایا جو نویں باب میں مندرج ہے تو وہ اسوقت گناہ کا اقرار کر رہا تھا۔ تمام بائبل میں یہی باب اُن بابوں میں سے ایک ہے جنمیں دعا کا ذکر ہے۔

وہاں مسطور ہے کہ "میں یہہ کہتا ہی تھا اور دعا مانگتا اور اپنے اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہوں کا اقرار کرتا تھا اور خداوند اپنے خدا کے حضور اپنے خدا کے پاک پہاڑ کے لئے اپنی مناجات کرتا ہی تھا۔ ہاں دعا مانگتے ہی ہنوز میرے منہ سے باتیں ہو رہیں کہ وہی شخص یعنے جبرائیل جسے میں نے شروع میں رویت میں دیکھا تھا حکم کے مطابق تیز پروازی کرتا ہوا آیا اور مجھے چھوا۔ یہہ شام کی قربانی گذراننے کے وقت کے قریب تھا۔ اور اُس نے مجھے خبر دی اور مجھ سے باتیں کیں اور کہا اے دانیل میں اب اِس لئے نکل آیا ہوں کہ تجھے دانش اور سمجھ بخشوں"۔

اِسی طرح جب ایوب اپنے گناہوں کا اقرار کر رہا تھا تو خدا نے اسکی اسیری کو تبدیل کر دیا اور اسکی دعا سُن لی جب ہم اُس کے سامنے اپنے اصلی مقام پر ہونگے اور اپنی خطاؤں کا اقرار کرینگے اور اُنکو ترک کر دینگے تو وہ ہماری دعا سنیگا اور ہماری اسیری کو پھیریگا۔ جب یسعیاہ خداوند کے حضور چلایا کہ "میں تو برباد ہوا" تب اسپر برکت نازل ہوئی جلتا ہوا کوئلہ مذبح پر سے لیا اور اُس کے ہونٹھوں پر رکھا گیا اور اس نے وہ عجیب کتاب زیر قلم کی جو دنیا نے کبھی بھی نہیں دیکھی تھی! وہ! کلیسیا کے لئے یہہ کیسی برکت ہے!

جب داؤد نے کہا کہ "میں نے گناہ کیا" تو خدا اُس کے ساتھ مراحمت سے پیش آیا "میں تیرے حضور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور اپنی بدکاریوں کو میں نے مخفی نہیں رکھا۔ میں نے کہا میں خداوند کے سامنے اپنی خطاؤں کا اقرار کرونگا اور تو نے میرے گناہ کی بدی کو بخش دیا"۔ غور کرو کہ داؤد نے عین ویساہی اقرار کیا جیسا کہ مسرف بیٹے نے جس کا ذکر لوقا کے پندرھویں باب میں ہے۔ "میں اپنی خطائیں مان لیتا ہوں اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔ میں نے تیرے ہی حضور گناہ کیا ہے اور یہہ بدی تیری نظر میں کی ہے"۔ جب خدا کی روح دلمیں آتی ہے اور گناہ سے قائل کرتی ہے تو شاہ و گدا میں بالکل فرق نہیں ہوتا۔

ایک مشہور جوہری بیمار جواہرات کے تندرست کرنے کا دعوے کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ الماس کے سوا سب جواہرات میں بیمار ہونے کا مادہ موجود ہے۔ لعل نیلم۔ اور موتی میں طرح طرح کی خرابیاں پڑجاتی ہیں۔ اِن بیماریوں کو دور کرنے کے لئے تیزاب استعمال کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہہ کام ہوشیار اور تجربہ کار آدمی کر سکتا ہے۔ اُس کا بیان ہے۔ کہ موتی بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اور اِن کی عمر بھی کم ہوتی ہے۔

مراسلات

بخدمت علماء جمیع فریق ہاء ملت محمدیہ التماس

سوال ذیل جواب طلب ضروریست

پیش ازین چند بار سوالات ضروریہ متعلقہ فروع و اصول بذریعہ نور افشان عرضداشتہ و تاحال بمقدم شاہراہ جواب باجوا چشمان انتظار نگران اند لہذا جواب سوالات سابقہ و حال بلا تعصب و عصہ بنظر حق بینی بسند قرآن عنایت فرمایند تعجب نماند کہ باتفاق جمیع فریق ملت محمدیہ قرآن منزل من اللہ حسب موقعہ تنزیل ایات قرار میدہند چنانچہ اکثر علماء و غیرہ شان نزول ہر ایک آیات را تفحص مینمایند و تعمیل حکم قران اولاً بر محمد صاحب و بعدہ انسان بر تابعان اش فرض مولکہ عمداً عدم تعمیل حکم قران اگر کسی کند آنکس بعدین و مجرم گناہ کبیرہ تصور دہ خواہد شد ؛

واز متن قران کالشمس فی وسط السماء غیر مجمل ہویدا کہ کافران و منافقان بدرجہ مساوات مستوجب سزاء دوزخ اند و کافران آن کسانند کہ اصنام و غیرہ را معبود خود مقرر میدہند و منافقین آنانرا گفتہ کہ باعتبار ظاہر محمدیہ ایماندار و خفیتاً بلکہ کافر میبودند و میباشند و حکم موکدہ بنام محمد صاحب صادر است کہ باہر دو طائفہ جنگ کند کہ ہر دو فریق اہل جہنم اند پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۱۰+۴۷ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ایضاً پارہ ۲۸ سورہ تحریم رکوع ۲+۹ و بہ تعمیل حکم آیات بالا با کافران جنگ و جہاد کرد لیکن با منافقین ہیچگاہ جنگ و جہاد محمد صاحب نکردہ و جرم عدول حکمی بذمہ اش ماند و اگر کسی بگوید کہ اندران زمان منافقین نبودند از نیمرو باوشان جنگ نکردہ بود و این چنین قول بے ثبات و بعد دلیل مستردادل اینکہ اگر فی زمانہ محمد صاحب منافقان نبودند تا صدور حکم درباره جنگ کردن

بنام محمد صاحب چہ معنے دارد و شان نزول آیات قرانی را تفحص نمودن در مد نظر داشتن سر اسر بیجا دوم حاصل ثانی اینکہ امام غزالی در احیاء العلوم و شیخ محی الدین در فتوحات روایت کردہ کہ عمر ابن خطاب بنا بر اینکہ محمد صاحب منافقین را بحذیفہ بن یمان گفتہ بود از حذیفہ میپرسید کہ من از منافقیم یا نہ در واقع کسیکہ در ایمان خود شک داشتہ باشد این چنین دریافت خواہد کرد و دیگر اینکہ محمد صاحب با حذیفہ بن یمان را معلوم بود ند اسم ہا و شان ظاہر نہ ستند لیکن بحدیث صحیحہ مقبولہ ہر یک فریق ثابت کہ ہفتاد و دو فرقہ ملت محمدیہ منافق و اہل جہنم و بدرجہ مساوات کافران مستوجب سزا و یک فرقہ ناجیہ میباشد چنانچہ محمد صاحب بعہد حیات خود رویت حال ہر یکان خود می دید و بخوبی دانستہ فرمود قولہ سبعون و ثلث فرقۃ من امتی کلہم فی النار الا واحدۃ ناجیۃ از مضمون حدیث بالا کثرت منافقین و قلت مومنین ظاہر است کہ ہفتاد و دو منافق و یک مومن شاید ازین سبب تعمیل حکم نکردند و فرقہ ناجیہ را نیز ہیچ کدام اسم موسوم نمودہ و از اصل اصول ایمان و فروعات شان نشان ظاہر نیست کہ شناختہ شوند و از ہر یکے کہ پرسیدہ میشود تابلا تحاشا بجواب میگوید کہ ما از فریق ناجیہ میباشیم و دیگر ہمگی فریق محمدیہ دخل دوزخ اند و سندات ثبوت این معنے دادہ نمیتواند لہذا بعرض رسانیدہ کہ اگر نزد کسے سند ثبوت فرقۂ ناجیہ موجود باشد مطلع فرماید ورنہ درصورت دیگر گفتہ خواہد شد کہ ناجیہ ہیچکس نیست فقط

رقیمہ برخوردار خان

از مشن اسپتال کوئٹہ

ہند کے میتھوڈسٹ مشن کے بشپ رابنسن صاحب بنگال بمبئی اور برما کی میتھوڈسٹ صوبجاتی کانفرنسوں میں جو ۱۶ر دسمبر ۵ر جنوری اور ۲۴ر جنوری کو علی الترتیب منعقد ہونگی پریسیڈنٹ ہوا کرینگے۔ اور مدراس کی کانفرس کے جو ۴ر جنوری کو ہوگی بشپ اولدھم صاحب پریسیڈنٹ ہونگے ؛

بخدمت جمیع علماء ملت محمدیہ التماس

سوال ذیل کا جواب بلا تعصب اور غصہ بنظر انصاف و حق بینی عنایت فرماویں کیونکہ ہر ایک بنی آدم کو حساب کا دن درپیش ہے ؛

متن قران سے غیر مجمل ظاہر ہے کہ محمد صاحب اور فریق ثانی بروز قیامت خدائے تعالے کے نزدیک جھگڑینگے پارہ ۲۴ سورۃ زمر رکوع ۲+۱۴ و ۳۲ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ فریقین متخاصمین میں سے محمد صاحب تو مخصوص ہے لیکن فریق ثانی موسوم نہیں اور یہہ بھی مسطور نہیں کہ مدعی محمد صاحب ہوگا یا فریق ثانی اور اگر محمد صاحب مدعی اور فریق ثانی مدعا علیہ تو خلاصہ دعوے محمد صاحب کا کیا ہے اور اگر فریق ثانی مدعی اور محمد صاحب مدعا علیہ تو وہ کیا دعوے کرینگے اور بعد سطے ہونے سوال و جواب اور ثبوت دعوے فریقین میں سے جسکا ہو کس طرح فیصلہ ہوگا براہ مہربانی از روئے سند قرآن مسرور فرماویں کہ تا زمان مدّت جواب کے منتظر رہونگا۔ والسلام علے اخبار السلام ؛

رقیمہ

برخوردار خان از مشن اسپتال کوئٹہ

شمالی فرانس میں ایک سفری سیونگ بنک قائم ہوا ہے۔ یہہ درحقیقت ایک موٹر کار گاڑی ہے جو ملک میں چاروں طرف دورہ کرتی رہتی ہے۔ اور مختلف دیہات میں تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہرتی ہے۔ روپیہ جمع کرنے والوں کے لئے اس میں ایک صندوق بنا ہوا ہے۔ اور ایک خزانچی اور دو محرر حساب کتاب رکھنے کے لئے اس گاڑی میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اس سفری سیونگ بنک کے جاری کرنے کی اصل غرض یہہ ہو کہ فضول خرچ کاشتکار اگر کچھہ روپیہ بچاکر رکھنا چاہیں تو وہ اس بنک میں جمع کرسکتے ہیں ؛



کون خدا کی بادشاہت میں داخل نہ ہونگے

خداوند مسیح نے فرمایا کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا یوحنا ۳ باب ۳ یسوع نے جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں۔ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا؛

کیا تم نہیں جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے؛ پس جھوٹھ بولنا چھوڑ کر ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے کیونکہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے عضو ہیں؛

وہ (شیطان) شروع ہی سے خونی ہے اور راستی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں راستی نہیں۔ جب وہ جھوٹھ بولتا ہے تو اپنے ہی سے کہتا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹھا ہے بلکہ جھوٹھ کا باپ ہے؛

اور اس (آسمانی یروشلم یا فردوس) میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹھی باتیں گھڑتا ہے۔ ہرگز داخل نہ ہو سکیگا؛

اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں۔ یعنے زناکاری۔ ناپاکی۔ شہوت۔ بت پرستی جادوگری۔ عداوتیں جھگڑا حسد غصہ۔ تفرقے۔ جدائیاں۔ بدعتیں۔ رشک۔ نشے بازی۔ ناچ رنگ۔ اور اور ان کی مانند۔ ان کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں۔ جیسا کہ پیشتر بھی جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے؛

اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی راستبازی سے زیادہ نہ ہوگی تو تم آسمانی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ متی ۵ باب ۲۰؛

خداوند نے فرمایا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہت کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اسمیں ہرگز داخل نہ ہوگا؛

اے بھائیو تم عقل کے بارے میں بچے نہ بنو۔ بدی کے بارے میں تو بچے رہو کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے فریب نہ کھاؤ کیونکہ نہ کوئی بدکار خدا کی بادشاہت کے وارث ہونگے۔ نہ بت پرست نہ زناکار نہ عیاش۔ نہ لونڈے باز۔ نہ چور نہ لالچی نہ شرابی نہ گالیاں بکنے والے نہ ظالم اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام پر ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے ۱ قرنتی ۶ باب ۹ سے ۱۱

پس جو ہمارے ایام یا وقت خرقوموں کی مانند زندگی بسر کرنے میں گذرے وہی ہمارے لئے بس ہیں؛

راقم

مسز عالم از بٹالہ

غزل

از نتائج طبع مسٹر جارج ملٹن تائب لودیانوی۔ حال مقیم رائگوٹ ضلع لودیانہ

حالم باعیسیٰ بہر خدائے صبا بگو
بر من گزشت ہر چہ از ابن خدا بگو

اے دل صبور باش کہ نزد است عاقبت
ہر روز و شب بسجدہ وصف خدا بگو

وقتِ عزیز تو بہ ہنوز است ما بقے
اے موت بہر فکر راز اہلِ فنا بگو

ناہر بنہ مدام بدل یاد کردگار
تسبیح پیچ نیست از اہل صفا بگو

ابعاز فنا بجاک چہ تخت است و چہ زمیں
اے سالکِ عدم تو بادشاہ و گدا بگو

واعظ باذکر ابن خدا شاد کن مرا
احوال گل ز بلبل بستاں سرا بگو۔

تائب مکن ملال کہ ام قید بے گنہ خاتمہ شود حال طل از کربلا بگو

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی نئی اردو کتابیں

کشف الحقائق مسیحی مذہب کے ثبوت میں	۸/
مسیح کی تعلیم	۸ر ۲/
رامپال سنگھ کا قصہ	۴ر مجلد ۴
" رومن وار دو میں	"
ہیرا کی درخواست یا تلاش حق	۲ر " ۵
" رومن اردو میں	۲ر " ۵
شریف بیبیاں	۳
حالات جاپان (عنقریب تیار ہے)	۲ر
ویدکی قربانیاں	۲ پائی
ویدکی عبادت	۳ پائی
ویدکی ازلیت	۳ پائی
چندر لیلا کا قصہ	۲ر مجلد ۶
یسوع مسیح کون تھا؟	۱ر
قادیانی مسیح و مہدی	۱ر
تحقیقاتِ عظیم	۱ر
فوز العظیم	۲ر مجلد ۳
بھجن اور غزلیں دیہاتی مسیحیوں کے لئے	۵ پائی
" " پنجابی میں	۹ پائی
روزمرہ کی دعائیں پنجابی میں	۲ر

ناظرین نور افشاں سے درخواست ہے کہ جو صاحبان اخبار کا چندہ آئندہ سال کے لئے پیشگی بھیجیں گے انکو مذکورہ بالا کتابوں میں سے ایک کتاب جسکو وہ پسند فرماویں مفت دیجائیگی؛

۱۳ر اکتوبر لنڈن روسی برباد کن جہاز ٹینگیر سے روانہ ہوگئے ہیں۔ باقی ماندہ جہاز کوئلے اور سامان خوراک وغیرہ لا رہے ہیں

آریہ سماج کا مول ناستک مذہب ہے

شاید ناظرین اس وشے سے بخوبی واقفیت رکھتے ہونگے کہ آریہ سماج کا مول ناستک مذہب ہے مندرجہ بالا مسئلہ کی تائید پنڈت دیانند صاحب کی اُن تصنیفات سے ہوتی ہے کہ جنکو سماج پتھار تھ مان چکی ہے یعنی ستیارتھ پرکاش ورگ وید آدی بھاشیہ بھومکا وغیرہ۔ اور اکثر اصحاب بھی ان کتب سے پوری مہارت رکھتے ہونگے۔ چنانچہ پنڈت مذکور اپنی کتاب بنام ستیارتھ پرکاش میں جیو۔ ایشور اور مادہ کی صفات ذاتیات کا بیان اس طرح شروع کرتے ہیں کہ ایشور ست چیت آنند ہے۔ وجیو ست چیت ہے اور پرکرتی صرف جڑ ست ہے اور ساتھ ہی حضرت ست کے معنے یہہ قائم کرتے ہیں کہ ست اُسکو کہتے ہیں کہ جو ماضی حال مستقبل میں کبھی نشٹ نہو بلکہ ہمیشہ رہنےوالی چیز ہو (صفحہ ۳۰) اور برخلاف اس کے اَست کا مطلب یوں رقم فرماتے ہیں کہ اَست وہ چیز ہے جو ناش کو پراپت ہو غرض نتیجہ جناب نے یہہ نکالا کہ ایشور۔ جیو اور پرکرتی ہو ست میں اور انکا ناشی ہونا ناممکن ہے۔ اور اسی کی بنا پر ایشور کو اجنما (یعنی جسکا جنم کبھی نہ ہو) وغیرہ خطاب سے مخطوب کیا ہے لیکن جب اُنکی دوسری تصنیف یعنی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا پر نظر ڈالتے ہیں تو یوں معلوم پڑتا ہے کہ آپ حقیقت میں ایشور کی ہستی کے بھی انکاری تھے۔ چنانچہ اب ہم اس کا مختصر حال بیان کرتے ہیں۔ آپ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا سنسکرت بمعہ بھاشیہ ٹیکا۔ پرشٹ ۱۱۷ میں یوں مندرج کرتے ہیں۔ کہ جو وقت یہہ پرمانو روپی سرشٹی اوتپن نہیں ہوئی تھی اس وقت صرف ایک سربشکتیمان پرمیشور اور سرشٹی کا کارن (یعنی علت مادی پرکرتی مراد ہے لیکن آگے چلکر علت مادی کو خدا کی قدرت بیان کرتے ہیں) موجود تھا۔ نہ ست تھا نہ اَست نہ آکاش تھا اور نہ ادکاش فی الجملہ کچھ بھی نہ تھا اب جائے غور ہے کہ جب ایک ست کی نفی ہوئی تو کل کی ہوئی اور نتیجہ یہہ برآمد ہوا کہ نہ ایشور تھا اور نہ جیو پرکرتی کیونکہ ان سب نے ست کا لباس پہنا جو اوپر درج کیا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا مول ناستک مذہب ہے اب ناظرین خود غور کریں کہ کیا ایسا مذہب آج تک مذہب کا مقابلہ کرسکتا ہو ہرگز نہیں اسپر کلام ربانی کی وہ آیت بالکل صادق آتی۔ کہ انہوں نے اگرچہ خدا کو پہچانا تو بھی خدائی کے لائق اُس کی بزرگی اور شکرگذاری نہ کی بلکہ اپنے خیالوں میں بیہودہ ہوگئے اور اُن کے ناسمجھ دل تاریک ہوگئے۔ (پولس رسول کا خط رومیوں کو باب اول آیت ۲۱) نقط

الراقم

ایک نومسیحی۔ سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

زمین کی عمر کا نیا اندازہ

ریڈیم اور اسکی خواص کی غور پرداخت نے زمین کی عمر کی بابت نئے نئے سوالات پیدا کردیئے ہیں۔ بعض اہل سائنس یقین کرتے ہیں کہ ریڈیم مادہ ہے اور اغلباً ابتدائی مادہ ہے جو حالت انحلال میں ہے۔ ممکن ہو کہ دیگر عناصر مثلاً لوہا تانبا اور سونا بھی لاتعداد گذشتہ زمانہ میں اسی حالت انحلال کے متحمل ہوئے ہوں یا اب بھی اس حالت میں موجود ہوں مگر یہہ عمل ایسا آہستہ ہوتا ہے کہ اُس کا ظہور نامعلوم رہتا ہے۔ اس عمل میں ہوکر ریڈیم سے ایسی مقدار قوت نکلتی ہے جسکا ثانی دنیا میں نہیں ہے اور جو کسی ترکیبی عمل سے ہزاروں گنا بڑھی ہے۔ مگر اسصورت سے شئے کی حیثیت میں ذرا سی بھی کسر نمایاں نہیں ہے۔ سر ولیم رامسے اندازہ لگاتے ہیں کہ جس قدر طاقت ایک بار ریوٹم ریڈیم میں موجود ہے جو ۵۰۰۰۰ برس کے عرصہ تک منکشف ہوتی رہ سکتی ہے۔ اس بات کے مان لینے کی کئی ایک وجہیں ہیں کہ زمین کی اندرونی حرارت کے کم از کم کسی قدر حصہ کا انحصار اس بات پر ہے کہ بطن زمین میں ریڈیم جیسی عمل کرنے والے مادہ موجود ہیں۔ لارڈ کیلون نے اندازہ کیا ہے کہ زمین کی عمر ۱۰۰۰۰۰۰ برس سے زیادہ کی نہیں ہوسکتی؛

بچے اکثر نیند کی حالت میں بڑھتے ہیں۔

ڈیر ناظرین نور افشاں

واضح ہو کہ ہماری پرسبیٹیرین مشن سیالکوٹ کی طرف سے ۷ آدمی آجکل پہاڑوں کی طرف منادی کو نکلے ہیں اور آج دوسری ریاست میں پہنچے ہیں پہلی ریاست میں کام خدا باپ کے فضل سے بہت اچھی طرح سے ہوا رات کے بارہ بجے تک میجک لالٹین (Lantern) دیکھائی گئی دن کو گاؤں گاؤں انجیل شریف کی خوشخبری سنائی گئی تین روز تک اور اب آج پہلا روز دوسری ریاست میں گذرا نہایت خوشی کے ساتھ ہم لوگ قبول کئے گئے؛

اے پیارے ناظرین اخبار ہمارے اس غریب خدمت کے واسطے دعا کریں کہ جس جس ریاست میں ہم لوگ جاویں خدا ہم لوگوں کو برکت اور روح القدس کی رفاقت ہم کو بخشے ہم لوگ اُمید کرتے ہیں کہ لوٹ آجاوینگے بعد تین روز کے ہاں بیشک خنگی تو بہت ستاتی ہے لیکن خدا حافظ؛

الراقم

جیلے داس

(از ریاست ارکی

لاہور کے چٹھی رسانوں کی تنخواہ کی بابت بجائے آٹھ روپے کے نو روپے سے شروع ہونیکی کوشش ہو رہی تھی چنانچہ اس امر کی منظوری بھی آگئی ہے اور امید ہے چٹھی رسانوں کو بجائے پانچ روپیہ کے سات روپے ملا کرینگے؛

سوچنے کے لائق

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشان مطبوعہ ۴ نومبر)

لہذا ضرور ہے کہ ان کے مذاق کے موافق تصنیف اور تالیف کا سلسلہ جاری رہے۔ اب میں نے دیکھا ہے۔ کہ یہہ تین طریقے جو مسیحی مذہب کی اشاعت کے لئے اختیار کئے گئے وہ اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔ چوتھا طریقہ منادی کرنے کا ہے۔ اور یہہ طریقہ وہ ہے۔ جسکے ذریعہ ان لوگوں کو جو مشن سکولوں اور کالجوں اور شفاخانوں۔ اور کتابوں کے ذریعہ مسیحی دین کی بابت تعلیم پا چکے ہیں۔ کلیسیا میں بپتسمہ کے ذریعہ شامل کیا جاتا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اس طریق کو عمل میں لانے والوں کو بہت ہی ناکامیابی ہوئی ہے۔ مشن سکولوں اور کالجوں اور مشن کے شفاخانوں میں لوگ بکثرت آتے ہیں مسیحی کتب کے پڑھنے والوں کی تعداد اور جنکے مطالعہ میں مسیحی کتب ہیں کچھہ کم نہیں ہے۔ مگر بپتسمہ یافتوں کی تعداد بہت کم ہو۔ پس نقص اسی طریقہ میں ہے ؛

اول جو انگریز اور دیسی مسیحی عورتیں زنانوں میں کام کرتی ہیں۔ عموماً جوان ہیں اور یہہ ہمارے ملک کے بالکل خلاف ہے۔ کہ کوئی جوان عورت گھر بہ گھر پھرے اور تعلیم دے علاوہ ازیں جوان عورتیں زنانوں میں مسیحی دین کی تعلیم دے بھی نہیں سکتی ہیں۔ انگریز صاحبان اس امر کو ہرگز نہیں سمجھتے مگر ہم دیسی جانتے ہیں کہ۔ جوان عورتوں کا۔ جوان عورتوں کو مسیحی دین کی تعلیم دینے میں کیا کیا مشکلات درپیش آتی ہیں ہاں یہہ تو ضروری امر ہے۔ کہ اس ملک کی غیر مذہب عورتوں کو مسیحی تعلیم دی جاوے۔ مگر صرف ضعیف العمر کارندوں کے ذریعہ سے نہ جوان کارندوں کے ذریعہ۔ اگر ضرورت ہو تو ہم اس نقص کے بارے میں بہت کچھہ بیان کر سکتے ہیں۔ مگر فی الحال اسی قدر کافی ہے ؛

دوم۔ ان لوگوں کی بابت جو کیتھ کسٹ اور پادری غیر مذاہب والوں میں انجیل کی منادی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اسوقت انگریز کارندوں کا بیان نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ اس معاملہ میں اُسی قدر بے قصور ہیں جسقدر انکو اس ملک کے حال سے ناواقفیت ہے۔ مگر دیسی کارندوں میں نقص ہے۔ انگریز کارندوں نے جسطرح سے اپنے ملک میں انجیل پھیلائی اور لوگوں کو مسیح کے پاس پہنچایا یا اور ملکوں میں انجیل کی منادی کرکے لوگوں کو مسیح کے پاس کھینچ لائے انہوں نے اس ملک میں بھی ایسا ہی کیا البتہ اس ملک اور دیگر ممالک کے انگریز پادری صاحبان میں اتنا فرق ہے۔ کہ دوسرے ملک انگریز قوم کے مفتوح نہیں اور اس لئے وہاں پر ان لوگوں میں نہ تو اس قدر حکومت کا خون جوش مارتا ہے۔ اور نہ ہی وہ اُس ملک کے لوگوں سے ملنے اور اُن کے ساتھہ رہنے اور ان کے دکھہ درد غم اور خوشی میں شریک ہونے کو عار سمجھتے ہیں جب کہ اس جگہ پر اُن کے لئے ایسا کرنا مشکل ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ اس ملک کے حکام کے ساتھہ انکو راہ و رابطہ طبعیاً رکھنا پڑتا ہے۔ اور وہ اس امر کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہماری قوم فاتح ہے۔ پس انکو اُن لڑکوں سے جو مشن سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا چکے ہیں اور جنہوں نے مسیحی دین کو سیکھا ہے۔ ملنا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی وہ اُنکی تلاش کرتے ہیں نہ ہی غیر مذہب والوں کے گھروں میں یا انکی نشست گاہوں میں جا کر اُن کے دکھہ و غم اور راحت میں شریک ہو سکتے ہیں۔ نہ ہی وہ ان لوگوں کی تلاش کرتے ہیں جنہوں نے مشن کے شفاخانوں میں مسیحی دین کا علم حاصل کیا مگر باوجود اس کے انگریز صاحبان معذور ہیں۔ اور دیسی خادمان دین اور منادوں کا قصور ہے۔ کہ وہ باوجود اس ملک کے رہنے والے ہو کے اپنے ہموطنوں سے عیسائی ہوتے ہی علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ انکو فاتح قوم کی نقل کرنی اور انہیں کے موافق اپنی زندگی گذارنے کی دھن لگی رہتی ہے ان میں لوگوں کو مسیح کے پاس کھینچکر لانے کی خواہش بہت کم ہے۔ وہ لوگوں پر ایسا ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسیح گویا یورپ کا باشندہ تھا۔ وہ اپنے ان دیسی دستوروں کو جو عمدہ اور پسندیدہ ہیں خیرباد کہہ دیتے ہیں وہ اپنے آپ کو ایسا ہی ظاہر کرتے ہیں جیسے کہ سول یا محکمۂ نہار کے ملازم ہیں۔ وہ اپنے مقررہ وقت پر بازار میں وعظ کرتے اور پھر اپنے جسمانی آرام کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ انگریز اس ملک میں انجیل کے واعظ نہیں ہو سکتے صرف دیسی لوگ ہی اپنے ہموطنوں کو انجیل سنا سکتے ہیں مگر افسوس ہے۔ کہ دیسی لوگ زیادہ سست ہیں۔ اور اگر اس کا سبب دریافت کیا جاوے۔ تو ہم صفائی سے کہتے ہیں کہ انجیل کے پھیلانے اور اس ملک میں خداوند کی بشارت دینے کے لئے انکو روپیہ اور درجہ روکنے والے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے اور دیسی بھائی اس مضمون پر اپنے خیالات ظاہر فرما کر ممنون فرماوینگے ؛

راقم

فتح مسیح بشیر۔ از بٹالہ

دیانندی مت امن کا دشمن اور مسیحی مذہب امن کا بانی ہے

پادری جوالا سنگھ صاحب کے رسالہ " بائبلکل دھرم (Biblical) بمقام دیانندی ویدوکت دھرم کے جواب میں (اگرچہ ہم اُسے جواب نہیں کہہ سکتے کیونکہ اُنکے کسی اعتراض کا جواب درست نہیں) درشنانند نے ایک رسالہ "مباحثہ" تحریر کیا ہے۔ آپ مباحثہ کے صفحہ ۹۲ میں مسیحی مذہب کو مطعون کرتے ہوئے لکھتے ہیں بائبلکل دھرم بت پرستی سکھلاتا ہے گوشت خوری اور شراب نوشی سکھلاتا ہے اور اتفاق کا جانی دشمن ہے . . . . . کیونکہ مسیح تو یہہ کہتا ہے کہ یہہ مت سمجھو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں بلکہ تلوار چلانے . باپ کو بیٹے اور ماں کو بیٹی سے لڑانے

آیا ہوں۔

پر اس تحریر سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کیسی مذہب سے خوب واقف ہیں۔ اور مسیحی مذہب سے واقف ہیں لیکن عقل میں ایسی ناسمجھ بن گئے ہیں اس لئے آپکو ان معنوں سے مجبوری ضرورت ہی ہے۔ ہم آپ سے بطور نصیحت کہتے ہیں کہ وہ انجیل کو انجیل کے طور پر دیکھیں۔ نہ آپ کی طرح واضح ہو کہ کلام الٰہی کی آیت کے اصلی معنے کہنے میں عقلا دو باتوں کا لحاظ کرتے ہیں۔ اول تو عبارت اور سیاق کے بیان کی مطابقت سے دوم جمہور علماء مذہب کے عقائد سے چنانچہ طریق اول سے مسیح کا بیان بصاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص مسیح کو قبول کرے وہ آفت و دکھ میں پڑیگا اور وہ آفت دینی یہ ہے کہ عیسائی ہو جاتا بیٹا باپ کو باپ بیٹے کو ساس بہو کو اور بہو ساس کو اور یوں ہی کل خاندان کے لوگ چھوڑ دیتے ہیں اور اکثر یہہ نوبت پہنچتی ہے کہ لوگ مسیحیوں کو محض عداوت سے قتل کرنے لگتے ہیں جیسا کہ تواریخ سے ظاہر ہے۔ اور آگے زمانے ہوتا رہتا ہے یہی مقصد اس کل بیان سے ظاہر ہوتا ہو جو چاہے متی ۱۰ باب کو پڑھ لے۔ اس کے سوائے اور کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ یہہ گویا طریق اول قیاس معنی اصلی کا ہے اب اگر دوسرے طریق کو دیکھئے تو صاف پاؤ گے کہ نہ تو کسی مسیحی دیندار نے مذہب کے لئے آجتک تلوار چلائی نہ اب تک کسی عقلمند و ایماندار کو ایسا خیال ہوا ہے۔ شروع سے ابتک فقط یہی خیال دینداروں کا نتیجہ میں نے عرض کیا۔ شاید سوامی جی غصہ کے سبب سے انجیل کی وہ آیت فراموش کر گئے جسمیں مسیح کی پیدائش کا مقصد ظاہر کیا گیا ہے یعنی آسمان پر تعریف خدا کو زمین پر سلامتی اور لوگوں میں صلح ہوگی۔ سوامی جی نے تعصب سے انجیل کے حروف بھی بدل دئے ہیں چنانچہ انجیل میں ہے کہ بیٹے کو باپ سے اور باپ کو بیٹے سے جدا کروں سوامی جی بجائے جدا کے لڑاؤں لکھتے ہیں۔ ذرا ان لیڈروں کی حقیقت کے اخلاق و ایمانداری کو ملاحظہ فرمائیے ہم و شمن دغا و فریب کو کیا ظاہر دیتے ہیں کہ وہ کوئی بھی آریہ کیوں نہ ہو تعلیم جس سے ثابت ہو کہ آریہ مذہب امن کا جانی دشمن ہے ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ دیانندی مت بھی امن کا دشمن ہے [illegible] چنانچہ دیانندی [illegible] میں دیکھو کی تعریف کر کے مت کے نہ ماننے والوں کو دوسروں کو قتل کی تعلیم ہے [illegible] ہیں آپ کھلے طور سے کہتے ہیں کہ ویدوں کو نہ ماننے والوں کو مارنا چاہئے اور وہ ویدوں کو جلا دینے والے ہو جاتے ہیں۔ اب حضرت یہ ارشاد کہ امن کا جانی دشمن کون ہو۔ دیانندی مت یا انجیل کی وہ تعلیم۔

دیانندی مت کی تحریر میں شاید کچھ کو لگانے چاہئے اس کی تعلیم ہی ایسی ہے جو کہ امن کو پیش کرتے ہیں۔ اور ہر خاص وقت کے لئے کچھ ہی دیانندی مت ہے جو ہر طرح سے ہندو قوم کو نقصان پہنچانے والا ہے۔ اس کا نتیجہ نکلا کہ یہی دیانندی مت ہے اور اس کے علاوہ انکل آریوں کے کارنامہ ملاحظہ فرمائیے اور رسالہ دیانندی فرقہ کی مجرمانہ کارروائیاں بھی دیکھئے۔ اور ان لوگوں کا برتاؤ جو غیر قوموں سے ہوتا ہے اور خاصکر دیانند کا خیال جو انگریزوں اور مسلمانوں کی طرف ہے ملاحظہ فرمائیے۔

میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ دیانندی مت بالکل اسلام کی طرح امن کا جانی دشمن اور کل غیر قوموں کا خراب کرنیوالا ہے۔ اور اگر یہہ مذہب بہت بڑھا تو اس سے بھی زیادہ احتمال ہے۔ ہم حال ہیں ایک رسالہ شائع کر چکے ہیں جس سے اس مذہب کی اخلاقی اور مذہبی حالت ظاہر ہوئی ہے وہ رسالہ میرے پاس ۲ روپیہ میں ملتا ہے اب عنقریب انکی پولٹیکل تعلیم اور اس کے نتیجے کا نقشہ ہدیہ ناظرین کرینگے۔

دنیا میں ایک بھی ایسا دیانندی نہیں جو مسیحی مذہب کو امن کا دشمن ثابت کر دے اور نہ کوئی ایسا ہے جو دیانندی مت کو ہمارے اس حملہ سے روک سکے۔ راقم سکھدیو پرشاد۔

کرسچن اینڈ یوور

شکر گذاری

نومبر ۱۰۔ کہ خدا نے ہمارے خاندان کو برکت دی ۲ سموئیل ۷: ۱۸-۲۹

نومبر ۱۵۔ دشمن سے رہائی کے واسطے خروج ۱۵: ۱-۹

" ۱۶۔ چھٹکارے کے لئے۔ زبور ۱۰۷: ۱-۱۰

" ۱۷۔ دلی خوشی کیلئے۔ زبور ۹۲: ۱-۴

" ۱۸۔ نجات کے واسطے زبور ۱۰۵: ۱-۲

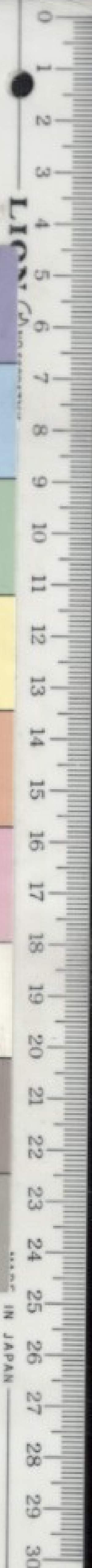
" ۱۹۔ کام کرنے کی اجازت کے واسطے ۱ تھسلنیکیوں ۱: ۲-۱۰

" ۲۰۔ اتوار ہم کیونکر خدا کا شکر کریں زبور ۱۰۳: ۱-۸

ہمیں چاہئے کہ سارے دل سے شکر گذار ہوں یہہ نہیں کہ کسی کا نصف دل شکر کرے اور باقی حصہ گلہ کرتا رہے اگر کوئی اپنے گھر میں شکر گذار رہے تو وہ باہر شکر گذاری ظاہر کرنی چاہیگا۔ گرجا میں خدا کی حمد کرنے سے پیشتر لازم ہے کہ وہ گھر میں شکر گذار ہو۔ اصلی شکر گذاری کا جب ہی پتہ لگتا ہے کہ جب تنگی کا وقت آئے۔ اس وقت کی شکر گذاری سب سے اعلیٰ ہے۔ جو کوئی شکر گذار رہتا ہے وہ یہی امید بھی رکھتا ہے کہ میں آگے کو اس سے بھی زیادہ مشکور ہونگا۔ کیونکہ خدا برکتیں دیتا رہیگا۔

ہر بات کے شروع میں خواہ دل میں کتنا افسوس کیوں نہ ہو شکر کرنا چاہئے۔ مسیحیوں کے ہر وقت خوش رہنے سے لوگ مسیح کے مذہب کی طرف کھینچے جائینگے۔ اگر کوئی شخص تمپر بہت مہربانی کرے تو تم اوروں کے سامنے ذکر کرنے سے تو نہیں شرماؤ گے پھر خدا کی مہربانیوں کی بابت کیونکر خاموش رہ سکتے ہو؟

ضروری سوالات۔ (۱) کیا میں خدا کا سارے دل سے یا نصف دل سے شکر گذار ہوں؟ (۲) اوروں کو بھی پتہ ہے کہ میں شکر گذار ہوں؟ (۳) میں اوروں کو



بقیہ صفحہ اول

ہوا ہے اور اُس کا مالی معاوضہ کہاں تک ہونا چاہئے تاکہ اُس کے متعلق بھی مطالبہ کی رقم پیش کیجاوے۔ اِس کام پر ایک تو ایڈمرل سر سپرئن بریچ صاحب اور دوسرے مسٹر اسپی نال صاحب ہیں۔ یہہ صاحب لِنگز کونسل ہیں۔ قانونی دنیا میں مستند و ممتاز ہیں۔ اِس خاص کام کی تکمیل فوراً شروع کی جاویگی۔ کیا عجب کہ جائے حادثہ کا بھی معاینہ کرنا پڑے۔ یہہ بات صحیح ہے کہ زار روس بھی اِس واردات پر بے فکر و خاموش نہیں ہیں۔ سر چارلس ہارڈنج صاحب بہادر برٹش سفیر دربار روس ہیں۔ زار معظم نے ایک خاص الخاص ملاقات کے لئے انکو اپنے حضور میں مدعو کیا۔ زار معظم اور برٹش سفیر کے سوا اَغیار کوئی اَفر اِس ملاقات کے وقت موجود نہیں تھا۔ ایک گھنٹہ سے زیادہ تک یہہ گرم ملاقات جاری رہی۔ برٹش سفیر چہرے سے بشاش معلوم ہوتے ہیں جس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ اِس واردات کو ناگوار طوالت نہوگی کیونکہ زار روس کے خیالات نہایت منصفانہ ہیں۔ لیکن انکی بابت کچھ مترشح نہیں ہوا ہے۔ برٹش سفیر نے اِس خاص ملاقات کی رپورٹ برٹش گورنمنٹ کے پاس بھیجدی ہوگی پس لندن میں ہی اُسکی کیفیت معلوم ہو سکتی ہے۔ نامہ نگار شوق سے درپے ہیں۔ ضرور کچھ نہ کچھ مضمون ظاہر کر دینگے۔ یہہ خاص ملاقات سینٹ پیٹرسبرگ میں اتوار کے روز ۲۳ اکتوبر کو کی گئی تھی۔ اُسی روز ایک اور بھی ملاقات کی گئی ہے۔ یہہ روسی بیڑہ بالٹک کے بڑے ایڈمرل روزڈسٹونسکی اور برٹش جنگی جہاز موسومہ لانکاسٹر کے کمانڈر کے درمیان تھی۔ لیکن اُسکی کیفیت ظاہر نہیں کی گئی ہے کہ برٹش ایڈمرل نے کیا کہا تھا۔

مس کیتھرائن رائٹ صاحبہ اِس جہان فانی سے کوچ کر کے اُس عالم جاودانی میں اپنے آسمانی باپ کی گود میں قدم رنجہ فرما گئی ہیں اور امرتسر میں انکا دفن انکے برادر عزیز کے پہلو میں ہوا۔ خداوند انکے لواحقین کو صبر اور تسلی عطا فرماوے۔

واقعات عجائب روزگار

خاص پورٹ آرتھر میں ابھی لڑائی کا سلسلہ نہایت گرم ہے۔ نامہ نگار روٹر نے چیفو سے خبر دی ہے کہ پورٹ آرتھر پر ہر طرف سے عام حملہ بڑی تیزی سے جاری چلا آتا ہے۔ جاپانی مزید جوش سے حملہ کئے جاتے ہیں۔ انھوں نے اور بھی دو ناکے بزور خالی کرا کر چھین لئے ہیں اتوار کے روز بھی پورٹ آرتھر پر لڑائی کا میدان نہایت گرم تھا۔ روس ابتک مقابلے میں بس نہیں کرتے ہیں اور جاپانی بھی نہیں ظاہر ہونے دیتے کہ وہ تھک گئے یا عاجز آ رہے ہیں۔ جاپانی قدم قدم آگے کو بڑھتے آتے ہیں لیکن ابھی کامیابی کی بابت کچھ کہنا مشکل ہے جنرل کروپاٹکن صاحب خبر دیتے ہیں کہ جاپانیوں نے بظاہر پھر اپنی حکمت عملی کو تبدیل کرنا چاہا ہے۔ انھوں نے ڈیفنس کی پالیسی اختیار کی تھی لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کفایت نہیں کرینگے۔ کیونکہ جاپانی فوجیں اِس تیزی سے جمع اور تیار ہو رہی ہیں کہ صاف ظاہر ہے کہ وہ پھر وہی سابق کاروائی بزور پیشقدمی کی اختیار کیا چاہتے ہیں۔ جاپانیوں کی فوجیں بقول جنرل کروپاٹکن صاحب مشرق کی جانب بالخصوص فراہم و مرکوز ہوتی جاتی ہیں اور دھڑا دھڑ فوجیں بطور کمک کے آ رہی ہیں۔ اِس ڈیفنس کے خلاف حملے کی حالت مترشح ہے۔ اور روسی فوجیں خیر مقدم کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ جاپانیوں کی تیاریاں دوبارہ حملے کے بالکل کھلم کھلا ہیں۔

مہاراجہ دلیپ سنگھہ کی نالش کلکتہ کے نامہ سے معلوم ہوا کہ پرنس وکٹر دلیپ سنگھہ کی طرف سے ذریعہ ہند بہادر پر ایک باضابطہ نالش صیغہ دیوانی میں دائر کی گئی ہے اور عدالت کنگز بنچ میں اِسکی سماعت کیجاویگی پرنس کی طرف سے دعوےٰ یہہ ہے کہ ۱۸۴۹ء میں جب وہ حکومت پنجاب سے آزاد کئے گئے تھے اِس وقت ایسٹ انڈیا کمپنی نے آپکا وظیفہ جو مقرر کیا تھا وہ تیس ہزار پونڈ یا ساڑھے چار لاکھہ روپیہ سال تھا۔ لیکن گورنمنٹ نے آن کو جو وظیفہ دیا وہ اِس سے بہت کم بتلایا جاتا ہے اور یہہ دعوےٰ ہے کہ اُس زمانہ سے لیکر ابتک جو فرق اصلی رقم میں اور اُس رقم میں تھا جو اُن کو دی گئی وہ روپیہ وصول کیا جاوے مہاراجہ دلیپ سنگھہ بوقت وفات کے دیوالیہ حالت میں تھے وہ حالت پرنس وکٹر کو بھی پیش آ رہی ہے اور کوشش ہے کہ بزور قانون کے اپنے حقوق حاصل کئے جاویں۔ انگریزی اخبار افسوس کرتا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے اِس ناگوار معاملے کو یہاں تک طوالت دینا پسند کیا یہہ ہر طرح خلاف مصلحت تھا پرنس وکٹر کے قانونی مشیروں کو یقین ہے کہ اِس کوشش سے ضرور کچھ نہ کچھ وصول ہو رہیگا زمانہ کی گردش کے کیسے کیسے تماشے دیکھنے میں آتے ہیں اخبار انڈین مرر لکھتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کا فرض ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ کے خاندان کو گذارہ کے لئے نادار نہونے دے وہ لکھتا ہے کہ ان کی مدد کرنے سے گورنمنٹ تمام خالصہ قوم کو خوش کریگی اور جو ابتک دلیپ سنگھہ کو بھول نہیں گئی ہے کہ جن کی دو لڑکیاں پچھلے سال پنجاب کی سیر بھی کر گئی ہیں۔

سرکار کا منشا ہے کہ صیغہ ڈاکٹری میں ایکس ریز کا کام سکھایا جاوے ان شعاعوں سے انسان کے اندر کا سب کچھہ ہو بہو نظر آجاتا ہے اور سرجری میں بڑی بھاری مدد ملتی ہے۔ اِس کی درس گاہ غالباً ڈیرہ دون میں قائم ہوگی۔

لیڈی کرزن صاحبہ کی حالت رو بصحت ہے اور امید ہے کہ لارڈ کرزن صاحب آخر نومبر تک ہندوستان کو روانہ ہو جاینگے۔

ضلع کرنال میں جدید بندوبست ہونیوالا ہے۔

محکمہ ڈاک کے امیدواروں کے لئے گورمکھی زبان کا جاننا لازم کردیا گیا ہے ؛

بنگالے میں ایک ستی ہونیکی رسم موجود ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک عورت بمقام گیا پولیس کے منع کرتے کرتے چتا میں بیٹھ کر جل مری۔

ناگپور کے لارڈ بشپ صاحب دارجلنگ میں دفعتہ انتقال کرگئے ؛

اشتہارات

ضرورت

دو جونیر و نیکلر سرٹیفکیٹیڈ استادوں کی لوئر پرایمری ڈیپارٹمنٹ کے لئے ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت پندرہ سے بیس روپیہ ماہوار تک دیجائیگی مسیحی کو ترجیح دیجاویگی تمام درخواستیں بنام پرنسپل کرسچن بوئز ہائی سکول لودیانہ آنی چاہئیں۔ مورخہ ۳ نومبر سنہ ۱۹ء ؛

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے کہ ساون برس کے اندر اس فنڈ نے قریبا ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے ڈاکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ان دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر ـــــــــــــــــــ

پادری ڈاکٹر جے۔ کلارک مینجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۱۱؍

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۸؍ ۸؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	۸؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ
پورا صفحہ	۵	صہ	۱ صہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲؍ لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ

" " " معہ محصول عہ ۸؍

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

- ویدوں کی دیوتا پرستی — ۱۲ صفحہ — ۳ پائی
- وشنو کے دس اوتار — ۱۴۰ — ۲؍
- تیر تھ — ۳۳ — ۶ پائی
- ویدوں کی قربانیاں اور شرادھ — ۳۰ — ۳ پائی
- ویدوں کی الہامیت — ۱۶ — ۳
- تاریخ طاعون — ۴۲ — ۶
- جھوٹی و سچی خیرات — ۱۶ — ۳
- انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر — ۱۴۰ — ۲؍
- انگلستان کی مختصر تاریخ — ۹۴ — ۱؍
- جاپان — ۹۷ — ۲؍۶ پائی
- سیر ہندوستان — ۱۵۲ — ۲؍
- شریف بیبیاں — ۸۸ — ۲؍۶ پائی
- رشیوں کا آبائی وطن — ۵۰ — ۱؍
- مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات — ۱۳۴ — ۲؍
- صفائی کی ضرورت — ۱۶ — ۳ پائی
- آیندہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے — ۹۲ — ۱؍
- بچوں کی پرورش — ۱۶ — ۳ پائی
- مہارانی وکٹوریہ رنگین تصاویر — ۲۰ — ۲؍
- قدیم رومیوں کا تذکرہ باتصویر — ۱۰۸ — ۱؍
- پرستش حیوانات — ۱۶ — ۳ پائی
- حکایات باتصویر بچوں کے لئے — ۸۴ — ۱؍
- کشف الحقائق مسیحی دین کے عقلی ثبوت — ۲۹۱ — ۸
- مسیح کی تعلیم — ۲۱۹ — ۴؍
- معذرت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط و علم فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے ..... — ۸
- روشنۃ الکبرٰی کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول۔ ۱۸۰ صفحہ — ۶؍
- طیطس بیچ رفیق صلیب ایک قصہ کے پیرایہ میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات ۳۰ صفحہ — ۶؍
- یوڈیاس نکاستی۔ چوتھی صدی مسیحی کا قصہ — ۶؍
- سورج چاند ستارے۔ علم ہیئت کا رسالہ باتصویر — ۸؍
- الیڈ اور اوڈیسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعرائے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام .... — ۴؍

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و مینجر نورافشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم واکلی مینجر کے اہتمام سے چھپا